نفلی حج افضل ہے یا نفلی صدقہ؟

ریفرنس نمبر: Sar 7190

تاریخ: 30-01-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص نے اپنا فرض حج ادا کر لیا ہے، اب وہ نفل حج کرنا چاہتا ہے، تو کیا نفلی حج کرنا افضل ہے یا کسی حاجت مند کی حاجت روائی کرنا افضل ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

نفلی کاموں میں سے کونسا نفلی کام افضل ہے، اس بارے میں فقہائے اسلام نے قاعدہ بیان کیا ہے کہ جس نفلی کام کی حاجت و ضرورت زیادہ ہو وہ افضل ہے، لہذا اگر کسی علاقے میں مسافر خانے یا پُل وغیرہ کی زیادہ حاجت ہو، تو یہ بنانا نفلی حج سے افضل ہے، جبکہ نفلی حج، عام صدقات سے افضل ہے، البتہ اگر کوئی شخص بہت حاجت مند اور تکلیف میں ہے یا نیک لوگوں میں سے کوئی ضرورت مند ہے یا ساداتِ کرام میں سے کوئی محتاج ہے، تو اس کی مدد کرنا نفلی حج سے افضل ہے، جیسا کہ ردالمحتار میں ہے: ”قال الرحمتي: والحق التفصيل، فما كانت الحاجة فيه أكثر والمنفعة فيه أشمل فهو الأفضل كما ورد حجة أفضل من عشر غزوات وورد عكسه فيحمل على ما كان أنفع، فاذا كان أشجع وأنفع في الحرب فجهاده أفضل من حجه أو بالعكس فحجه أفضل وكذا بناء الرباط ان كان محتاجا اليه كان أفضل من الصدقة وحج النفل واذا كان الفقير مضطرا أو من أهل الصلاح أو من آل بيت النبي صلى الله عليه وسلم فقد يكون اكرامه أفضل من حجات وعمر وبناء ربط“ ترجمہ: علامہ رحمتی نے فرمایا: حق یہ ہے کہ اس مسئلہ میں تفصیل ہے: وہ یہ کہ جس کی حاجت زیادہ ہو اور نفع زیادہ ہو، تو وہ افضل ہے، جیسا کہ روایت میں ہے کہ ایک حج دس غزوات سے افضل ہے اور اس کا عکس بھی مروی ہے، اسی طرح اگر مسافر خانہ کی حاجت ہو، تو مسافر خانہ بنانا صدقہ اور نفلی حج کرنے سے افضل ہے اور جب فقیر مجبور ہو یا نیک لوگوں میں سے ہو یا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے اہل بیت میں

سے ہو، تو اس کی عزت افزائی نفلی حج و عمرہ اور مسافر خانہ بنانے سے افضل ہے۔
(ردالمحتار مع الدرالمختار، کتاب الحج، مطلب فی تفضیل الحج علی الصدقۃ، جلد4، صفحہ55، مطبوعہ کوئٹہ)

صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں: "مسافر خانہ بنانا، حج نفل سے افضل ہے اور حج نفل صدقہ سے افضل یعنی جبکہ اس کی زیادہ حاجت نہ ہو، ورنہ حاجت کے وقت صدقہ حج سے افضل ہے۔ علامہ شامی نے نہایت نفیس حکایت اس بیان میں نقل فرمائی کہ ایک صاحب ہزار اشرفیاں لے کر حج کو جا رہے تھے، ایک سیّدانی تشریف لائی اور اپنی ضرورت ظاہر فرمائی، تو انہوں نے سب اشرفیاں نذر کر دیں اور واپس آئے، جب وہاں کے لوگ حج سے واپس ہوئے، تو ہر حاجی ان سے کہنے لگا، اللہ (عزوجل) تمہارا حج قبول فرمائے، انہیں تعجب ہوا کہ کیا معاملہ ہے، میں تو حج کو گیا نہیں، یہ لوگ ایسا کیوں کہتے ہیں؟ خواب میں زیارتِ اقدس (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے مشرف ہوئے، ارشاد فرمایا: کیا تجھے لوگوں کی بات سے تعجب ہوا؟ عرض کی، ہاں یا رسول اللہ! (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرمایا کہ تو نے جو میری اہلبیت کی خدمت کی، اس کے عوض میں اللہ عزوجل نے تیری صورت کا ایک فرشتہ پیدا فرمایا، جس نے تیری طرف سے حج کیا اور قیامت تک حج کرتا رہے گا۔"
(بہار شریعت، جلد1، صفحہ1216، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــہ
المتخصص فی الفقہ الاسلامی
عبدالرب شاکر قادری عطاری
16 جمادی الثانی 1442ھ/30 جنوری 2021ء

الجواب صحیح
مفتی محمد قاسم عطاری

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے
آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے